وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (القرآن)

ترجمہ: اور اپنے اوپر اللہ کے فضل کو اور اس کے اُس میثاق کو یاد رکھو جو اُس نے تم سے لیا جبکہ تم نے اقرار کیا کہ ہم نے مانا اور اطاعت کی۔

ماہنامہ

میثاق

لاہور

مدیر مسئول

ڈاکٹر اسرار احمد

جلد: ۴۵

شمارہ: ۱۰

جمادی الاخریٰ ۱۴۱۷ھ

نومبر ۱۹۹۶ء

فی شمارہ ۱۰/-

سالانہ زرِتعاون ۱۰۰/-

سالانہ زرِ تعاون برائے بیرونی ممالک

- ایران، ترکی، اومان، مسقط، عراق، الجزائر، مصر 10 امریکی ڈالر
- سعودی عرب، کویت، بحرین، عرب امارات، قطر، بھارت، بنگلہ دیش، یورپ، جاپان 17 امریکی ڈالر
- امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ 22 امریکی ڈالر

ترسیل زر: مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

ادارۂ تحریر

شیخ جمیل الرحمٰن

حافظ عاکف سعید

حافظ خالد محمود خضر

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور رجسٹرڈ

مقام اشاعت: 36۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور 54700۔ فون: 03-02-5869501

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی 67۔ گڑھی شاہو، علامہ اقبال روڈ، لاہور، فون: 6305110

پبلشر: ناظم مکتبہ، مرکزی انجمن، طابع رشید احمد چودھری، مطبع: مکتبہ جدید پریس (پرائیویٹ) لمیٹڈ

﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝﴾

"حق آگیا اور باطل مٹ گیا' باطل تو یقیناً مٹنے ہی والا ہے۔"

[illegible]ل میں [illegible] اور مقاومت نہیں ہے کہ وہ حق کے مقابل کھڑا ہو سکے۔ البتہ اگر اہل حق ہی بے یقینی کا شکار ہو جائیں' ان میں منافقت پیدا ہو جائے اور وہ بزدل' بے حمیت اور بے غیرت ہو کر اندر سے کھوکھلے ہو جائیں تو بات دوسری ہے۔ پھر تو "راج کرے گا خالصہ' ہور کرے نہ کوئی" کے مصداق باطل ہی ناچے گا بلکہ ننگا ناچ ناچے گا۔ اس بھیانک صورت حال کی عکاسی نبی اکرم ﷺ کی اس لرزا دینے والی حدیث میں ملتی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور جسے امام بیہقی "شعب الایمان" میں لائے ہیں۔ حدیث کے الفاظ ہیں :

((يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ ' وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ ' مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى ' عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ ' مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ))

(مشکوٰۃ' کتاب العلم)

"قریب ہے کہ لوگوں پر یہ وقت آجائے کہ اسلام میں سے اس کے نام کے سوا کچھ نہیں بچے گا اور قرآن میں سے اس کے حروف کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ ان کی مساجد بظاہر بڑی آباد ہوں گی (اور بہت عالیشان ہوں گی) لیکن وہ ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کی چھت کے نیچے کے بدترین لوگ ہوں گے' جو فتنوں کو جنم دیں گے اور یہ فتنے واپس انہی میں لوٹ جائیں گے۔"

آج ہمیں اس صورت حال کی جھلک اپنے ان علماء میں نظر آتی ہے جنہوں نے دین کو پیشہ بنالیا ہے۔ ان کی ساری دلچسپی امت میں فتنے پیدا کرنے اور اس میں تفرقہ پیدا کر کے اپنی دوکان چمکانے سے ہے۔ انہیں معلوم ہے کہ امت میں جتنا زیادہ اختلاف ابھرے گا' لوگوں کو مناظروں کے لئے مولویوں کی اتنی ہی زیادہ ضرورت ہو گی۔

تو اگر حق اس درجے کمزور اور کھوکھلا ہو چکا ہو تو پھر باطل کا بول بالا رہے گا' لیکن اگر کچھ بھی باصلاحیت' اعلیٰ کردار کے حامل لوگ' جنہیں خریدا نہ جاسکتا ہو' جو دین کو پیشہ نہ